بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر: غلام نبی

یوم چہارشنبہ

جلد ۳۰ | ۳ ماہ احسان ۱۳۲۱ ہش | ۱۸ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۱ھ | ۳ جون ۱۹۴۲ء | نمبر ۱۲۶

مدینۃ المسیح

قادیان یکم ماہ احسان ۱۳۲۱ ہش سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج ۱۱ بجے شب کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو ابھی تک پھوڑے کی تکلیف ہے احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

جناب مولوی فرزند علی خان صاحب ناظر بیت المال سلسلہ کے ایک کام کے لئے ناگپور تشریف لے گئے ہیں۔

فنانشل سکرٹری صاحب تحریک جدید نے آج ان اصحاب کی فہرست حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بغرض دعا پیش کی جنہوں نے تحریک جدید سال ہشتم کے وعدوں کو ۳۱ مئی تک پورا کیا ہے۔

جناب مولوی عبدالرحیم صاحب نیر اور مولوی ابوالعطاء صاحب بھٹنڈا سے واپس آ گئے۔

روزنامہ الفضل قادیان — ۱۸ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۱ھ

اخبار "پرکاش" قانونی گرفت میں

اخبار "پرکاش" نے اپنے ۱۹ مئی کے پرچہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اقدس میں جو گستاخی کی۔ اور جس کے خلاف ہم اپنے ایک گزشتہ پرچہ میں اظہار رنج و ملال کرتے ہوئے حکومت کو توجہ دلا چکے ہیں۔ اس کے متعلق حکومت پنجاب نے حالات کی نزاکت کے پیش نظر فوری کارروائی کی ہے۔ چنانچہ اخبار "پرکاش" کے پرنٹر اور پبلشر سے ڈیڑھ ہزار کی ضمانت طلب کی گئی ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی دیوان پرنٹنگ پریس کی جس میں یہ اخبار چھپتا تھا۔ تین ہزار روپیہ کی ضمانت ضبط کر لی گئی ہے۔ اور کیپر پریس کو حکم ملا ہے کہ ۵ ہزار روپیہ کی مزید ضمانت داخل کرے نیز کہا جاتا ہے۔ کہ ایڈیٹر پر مقدمہ چلایا جائے گا۔

گورنمنٹ کی یہ فوری فرض شناسی قابل تعریف ہے۔ "پرکاش" کوئی ایسا اخبار نہیں جسے یہ معلوم نہ ہو کہ بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں گستاخی مسلمانوں کے جذبات پر کیا اثر ڈالتی ہے یہ اڑتیس سالہ پرانا اخبار ہے۔ اور خوب اچھی طرح جانتا ہے۔ کہ آریہ سماجیوں نے جب بھی مسلمانوں کے پیشواؤں خاص کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہتک کی مسلمانوں میں بہت بڑا ہیجان پیدا ہو گیا۔ اور نہایت افسوسناک نتائج رونما ہوئے۔ اتنے لمبے عملی تجربہ کے بعد بھی اگر "پرکاش" احتیاط سے کام نہ لے۔ اور موجودہ نازک حالات میں

احتیاط نہ کرے۔ اور مسلمانوں کے نہایت نازک جذبات کو خواہ مخواہ مجروح کرے۔ تو اس کا خمیازہ بھگتنے پر کسی کو اس سے ہمدردی کیونکر ہو سکتی ہے۔ ہر مذہب کے پیشواؤں۔ اور بزرگوں کی عزت کرنا اور ان کے متعلق کسی قسم کی بے ادبی کا مرتکب نہ ہونا انسانیت کا پہلا فرض ہے۔ اگر کوئی اسے ادا نہیں کرتا۔ بلکہ دیدہ دانستہ اس کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ تو ہر شریف انسان اسے مجرم قرار دے گا۔ آریوں میں اگرچہ ایسے آدمی پائے جاتے ہیں۔ جو دیگر مذاہب کے متعلق آریہ لیکچراروں اور آریہ اخبارات کی درشت کلامی اور سخت گوئی کے خلاف آواز اٹھاتے رہتے ہیں۔ اور خود زمانہ نے بھی آریوں کو بہت سے سبق پڑھائے ہیں۔ لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اس بارہ میں ابھی بہت کچھ اصلاح اور تبدیلی کی ضرورت ہے۔ ملک میں قیام امن کے لئے اور آپس کے تعلقات خوشگوار بنانے کے لئے ضرورت ہے۔

اس موقعہ پر اخبار "ویر بھارت" (۲ جون) نے جو رویہ اختیار کیا ہے۔ وہ قابل تعریف ہے معاصر موصوف نے کھلے الفاظ میں لکھا ہے۔ کہ "اس مضمون میں یقیناً پیغمبر اسلام کی توہین ہوئی۔ اور مسلمانوں کی دل شکنی مسلمانوں ہی کی نہیں۔ ان ہندوؤں کی بھی دل شکنی ہوئی۔ جو کسی مذہب کے بانی یا پیغمبر کی توہین نہ خود کرتے ہیں۔ اور نہ دوسروں کو اجازت دیتے ہیں۔ کہ ایسی حماقت کریں۔ راقم الحروف ...

پیغمبران یا بزرگان مذاہب کی توہین پرلے درجے کا پاپ ہے۔ احترام اور عزت کے ساتھ کسی مذہبی اصول پر اظہار رائے یا نکتہ چینی کرنا ہر ہندو اور ہر مسلمان کا حق ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں۔ کہ اصلاح انسانیت کے بڑے بڑے علمبرداروں اور پیغمبروں کی توہین کی جائے۔ اور ان کی شان میں گستاخیاں۔ اس اعتبار سے ہم "پرکاش" کے زیر بحث مضمون کی پُرزور مذمت کرتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں۔ کہ ہر ہندو ہمارے خیال کی تائید کرے مسلمانوں سے ہمارے مذہبی اور سیاسی اختلافات ہیں لیکن ان کے پیغمبروں کی عزت کی حفاظت اسی طرح کرتے ہیں۔ جس طرح اپنے پیغمبروں اور بزرگوں کی۔" اگر کسی مسلمان کی طرف سے دوسرے مذاہب کے بزرگوں کی تحقیر کرنے پر مسلمان پریس کی طرف سے اور کسی ہندو کی طرف سے کسی مذہب کے پیشواؤں کی شان میں بد تہذیبی سے کام لینے پر ہندو پریس کی طرف سے اسی طرح اظہار ناراضگی کیا جائے جس طرح معاصر "ویر بھارت" نے اس موقعہ پر کیا ہے

تو یقیناً اس قسم کے ناگوار واقعات کلیۃً معدوم ہو جائیں۔ نہ صرف یہی۔ بلکہ آپس کے تعلقات نہایت خوشگوار ہو جائیں۔

"ویر بھارت" نے یہ بھی لکھا ہے کہ "چونکہ "پرکاش" کے ایڈیٹر نے اس مضمون کی اشاعت پر اظہار افسوس کیا۔ اور معافی مانگ لی ہے۔ اس لئے اس ...

والے کو معاف کر دینا انسانی کیریکٹر کی بہت بلند سطح ہے۔ خود پیغمبر اسلام کی زندگی میں بھی ہم نے ایسی بلند سطحیں دیکھیں۔ اور ہمارے دل میں ان کی عزت بڑھی۔"

سچے دل سے اپنی غلطی کا اعتراف کر کے آئندہ کے لئے اطمینان دلانے والے کو معاف کر دینا اچھے نتائج پیدا کر سکتا ہے لیکن ایڈیٹر صاحب "پرکاش" نے معافی کہاں مانگی ہے۔ انہوں نے جب دیکھا۔ کہ حکومت کی طرف سے گرفت ہونے لگی ہے۔ تو "غلط فہمی نہ رہے" کے عنوان سے صرف یہ لکھا۔ کہ "ہمیں افسوس ہے۔ کہ کم توجہی کے باعث "پرکاش" میں ایسا گمراہ کن مضمون شائع ہو گیا۔ آریہ جنتا کو اس شدھی اور اس کے اعلان کو کوئی اہمیت نہ دینی چاہیئے۔"

گویا یہ جو کچھ کہا گیا۔ آریوں کی اطلاع کے لئے کہا گیا۔ اس میں یہ ذکر تک نہیں۔ کہ ایڈیٹر صاحب "پرکاش" نے کوئی بے جا حرکت کی جس کے لئے وہ معافی مانگتے ہیں۔ اور مسلمانوں کو اطمینان دلاتے ہیں۔ کہ آئندہ اس قسم کی کوئی حرکت ان سے سرزد نہ ہوگی۔

ہمارے نزدیک اگر آریہ سماج یہ اقرار کرے کہ وہ آریوں سے تمام مذاہب کے پیشواؤں کی شان میں آئندہ کبھی گستاخی اور بے ادبی نہ ہونے دے گی۔ اور اگر کوئی کرے گا۔ تو اس کی مذمت کی جائے گی۔ نیز مذہبی بزرگوں اور پیشواؤں کا احترام کیا جائے گا۔ تو "پرکاش" کو معاف کیا جاسکتا ہے۔ کیونکہ اس طرح امید ہے۔ کہ وہ فتنہ دور ہوسکتا ہے۔ جو مذہبی پیشواؤں کی تحقیر کرنے۔ اور ان کی شان میں گستاخی سے کام لینے کی وجہ سے رونما ہوسکتا ہے۔ لیکن اگر اخلاقی طور پر بھی آریہ سماج اس قسم کا اقرار کرنے کے لئے تیار نہ ہو۔ تو معلوم ہوا۔ کہ درشت کلامی کے متعلق اس کے دل میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ پھر ضروری ہے۔ کہ مسلمان حکومت سے مطالبہ کریں۔ کہ زیادہ سے زیادہ مؤثر کارروائی کی جائے۔ تاکہ قانونی گرفت کے خوف سے ہی اس فتنہ کا سد باب ہو۔

نصرت گرلز ہائی سکول کا شاندار نتیجہ

اللہ تعالےٰ کے فضل و رحم سے اس سال نصرت گرلز ہائی سکول کا نتیجہ گزشتہ سال کے نہایت شاندار نتیجہ سے بھی اچھا نکلا ہے۔ سکول ہذا سے دس لڑکیاں میٹرک کے امتحان میں شامل ہوئیں۔ وہ سب کی سب پاس ہوگئی ہیں۔ ان میں سے تین لڑکیوں کے نمبر ابھی تک یونیورسٹی کی طرف سے معلوم نہیں ہوئے۔ باقی سات میں سے چھ فرسٹ ڈویژن میں اور ایک سیکنڈ ڈویژن میں ہے۔ جن تین لڑکیوں کے نمبر ابھی معلوم نہیں ہوئے۔ ان میں سے کبھی دو کے فرسٹ ڈویژن میں آنے کی امید ہے۔ ایک لڑکی مسعودہ ساری یونیورسٹی میں لڑکیوں میں سوئم اور مسلمان لڑکیوں میں اول ہے۔ دوسری لڑکی بشریٰ یونیورسٹی کی ساری مسلمان لڑکیوں میں سوئم ہے۔ مسعودہ کو وظیفہ ملنا۔ تو خدا کے فضل سے یقینی ہے اور بشریٰ کو وظیفہ ملنے کی بھی بہت قوی امید ہے۔ دس لڑکیوں میں سے دو لڑکیوں کو وظیفہ ملنا یہ ایسی شاندار کامیابی ہے۔ کہ اس کی مثال مشکل سے ہی پنجاب یونیورسٹی کے کسی سکول کی تاریخ میں ملے گی۔ تفصیلی نتیجہ حسب ذیل ہے

نام	نمبر حاصل کردہ	ڈویژن
مسعودہ	۶۸۳	فرسٹ ڈویژن
بشریٰ مفتی	۶۴۷	؍؍ ؍؍
حکمت اللہ	۵۳۷	؍؍ ؍؍
ناصرہ	۵۶۱	؍؍ ؍؍
فاطمہ منصورہ	۴۷۲	سیکنڈ ڈویژن
جمیلۃ الرحمن	۵۱۵	فرسٹ ڈویژن
حمیدہ	۵۲۵	؍؍ ؍؍
سلیمہ		ان کے نمبروں سے بعد میں اطلاع دی جائے گی۔
امۃ الحفیظ		
عابدہ		

ہمارے سکول کی آٹھویں جماعت کے ڈیپارٹمنٹل امتحان کا نتیجہ بھی اس سال خدا کے فضل سے بہت اچھا رہا۔ ۳۱ لڑکیاں امتحان میں شامل ہوئیں۔ سب کی سب پاس ہوگئیں۔ ان میں آٹھ فرسٹ ڈویژن میں۔ انیس ۱۹ سیکنڈ ڈویژن میں۔ اور چار تھرڈ ڈویژن میں آئیں۔

ناظر تعلیم و تربیت

معزز معاصر الحکم

یہ خبر نہایت خوشی اور مسرت کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ معزز معاصر "الحکم" ایک سال سے کچھ زیادہ عرصہ ملتوی رہنے کے بعد اب پھر جاری ہوا ہے۔ اور پہلا پرچہ بڑے سائز کے ۲۰ صفحات کا اعلیٰ کاغذ پر شائع کیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ مزید خوشی کی بات یہ ہے۔ کہ شیخ محمود احمد صاحب عرفانی مدیر "الحکم" کی صحت پہلے کی نسبت اچھی ہے۔ اور وہ اپنے آپ میں کام کرنے کی زیادہ طاقت پاتے ہیں۔ دعا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ "الحکم" کے باقاعدہ شائع ہونے کے اسباب اپنے خاص فضل سے پیدا کردے۔ احباب کرام کو الحکم کی ہر طرح امداد کرنی چاہیئے۔ اور کم از کم اتنے خریدار پیدا کر دینے چاہئیں کہ اخراجات پورے ہوسکیں۔

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں ۹ اپریل ۱۹۴۲ء تک داخل ہونے والوں کی فہرست پہلے شائع ہوچکی ہے۔ اب اس کے بعد کی فہرست درج ذیل کی جاتی ہے:۔

۸۸۶ تاج دین صاحب ۔ سیالکوٹ
۸۸۷ محمد الدین صاحب ؍؍
۸۸۸ بھاگ خانصاحب ۔ حیدرآباد دکن
۸۸۹ پولے خانصاحب ۔ گورداسپور
۸۹۰ امینہ بی بی صاحبہ ؍؍
۸۹۱ امۃ الحفیظ بیگم ؍؍
۸۹۲ بابو صاحب ؍؍
۸۹۳ سردار محمد صاحب ؍؍
۸۹۴ سرداراں صاحبہ ؍؍
۸۹۵ ہادی صاحبہ ؍؍
۸۹۶ غلام احمد صاحب ؍؍
۸۹۷ حیات احمد صاحب ؍؍
۸۹۸ بیگم بی بی صاحبہ ؍؍
۸۹۹ خورشید بیگم صاحبہ ؍؍
۹۰۰ طالعاں بی بی صاحبہ ؍؍
۹۰۱ رحمت بی بی صاحبہ ؍؍
۹۰۲ شیر محمد صاحب ہوشیارپور
۹۰۳ ولی محمد صاحب ؍؍
۹۰۴ محمد رمضان صاحب ؍؍
۹۰۵ نیاز بی بی صاحبہ ؍؍
۹۰۶ رمضان بی بی صاحبہ ؍؍
۹۰۷ رشیدہ بی بی صاحبہ ؍؍
۹۰۸ غلام محمد صاحب ؍؍
۹۰۹ سرداراں بی بی صاحبہ ؍؍
۹۱۰ راج بی بی صاحبہ ؍؍
۹۱۱ زینب بی بی صاحبہ ؍؍
۹۱۲ محمد یوسف خانصاحب ؍؍
۹۱۳ امان اللہ خانصاحب ؍؍
۹۱۴ سعید اللہ خانصاحب ؍؍
۹۱۵ حبیب اللہ خانصاحب گورداسپور
۹۱۶ ایوب بی بی صاحبہ ؍؍
۹۱۷ بیرم خانصاحب ؍؍
۹۱۸ جیوی صاحبہ ؍؍
۹۱۹ صابراں بی بی صاحبہ ؍؍
۹۲۰ بشیر احمد صاحب ؍؍
۹۲۱ عبد الغنی صاحب ؍؍
۹۲۲ میرزا صاحب سرگودھا
۹۲۳ رحمت بی بی صاحبہ ؍؍

۹۲۴ بانو بی بی صاحبہ سرگودھا
۹۲۵ نانک صاحب ؍؍
۹۲۶ دوست محمد صاحب ؍؍
۹۲۷ میاں خان محمد صاحب ؍؍
۹۲۸ احمد صاحب ؍؍
۹۲۹ فاطمہ صاحبہ ؍؍
۹۳۰ سکینہ صاحبہ ؍؍
۹۳۱ سردار بیگم صاحبہ گورداسپور
۹۳۲ نواب بی بی صاحبہ ؍؍
۹۳۳ کوڑی صاحبہ ؍؍
۹۳۴ رمضان علی صاحب ؍؍
۹۳۵ جلال الدین صاحب ؍؍
۹۳۶ محمد طفیل صاحب ؍؍
۹۳۷ نور احمد صاحب ؍؍
۹۳۸ علی اکبر صاحب ؍؍
۹۳۹ شاہ محمد صاحب جالندھر
۹۴۰ جلال الدین صاحب سیالکوٹ
۹۴۱ محمد منشی صاحب ؍؍
۹۴۲ بیگم بی بی صاحبہ ؍؍
۹۴۳ سعیدہ بیگم صاحبہ ؍؍
۹۴۴ میسی تاج دین صاحب گورداسپور
۹۴۵ فاطمہ بی بی صاحبہ ؍؍
۹۴۶ عبد العزیز صاحب ؍؍
۹۴۷ معراج الدین صاحب ؍؍
۹۴۸ لال دین صاحب ؍؍
۹۴۹ سائراں بی بی صاحبہ ؍؍
۹۵۰ عزیزہ بیگم صاحبہ ؍؍
۹۵۱ تاج دین صاحب ؍؍
۹۵۲ مہراں بی بی صاحبہ ؍؍
۹۵۳ رشید محمد صاحب ؍؍
۹۵۴ محمد دین صاحب ؍؍
۹۵۵ فقیر محمد صاحب سیالکوٹ
۹۵۶ دلاور خانصاحب سندھ
۹۵۷ محمد ابراہیم صاحب ؍؍
۹۵۸ عبد المجید صاحب ؍؍
۹۵۹ انظار حسین صاحب بجنور (یو۔پی)
۹۶۰ منصب خان صاحب لاہور
۹۶۱ خورشید بیگم صاحبہ پوری

۹۶۲ بشیراں بی بی صاحبہ پوری
۹۶۳ رضیہ بیگم صاحبہ ؍؍
۹۶۴ منور بیگم صاحبہ ؍؍
۹۶۵ مقبول بیگم صاحبہ ؍؍
۹۶۶ مسماۃ سونداں صاحبہ نابھہ ریاست
۹۶۷ حسن محمد صاحب ؍؍
۹۶۸ شفیع محمد صاحب ؍؍
۹۶۹ ولی محمد صاحب ؍؍
۹۷۰ رحیم الدین صاحب ؍؍
۹۷۱ محمود احمد صاحب ؍؍
۹۷۲ مسماۃ کالی صاحبہ ؍؍
۹۷۳ بشیراں صاحبہ ؍؍
۹۷۴ عنایت اللہ صاحب ؍؍
۹۷۵ عطاء اللہ صاحب ؍؍
۹۷۶ رحمت اللہ صاحب ؍؍
۹۷۷ حشمت صاحبہ ؍؍
۹۷۸ K. Kunji Mohd کالی کٹ مالابار
۹۷۹ E. T. Mohd کالی کٹ مالابار
۹۸۰ V. A. Abdul Hayee کالی کٹ مالابار
۹۸۱ Mian Abdul Qadir مرشد آباد بنگال
۹۸۲ Mian Habib ur Rehman مرشد آباد بنگال
۹۸۳ Mian Abdul Salam مرشد آباد بنگال
۹۸۴ محمد شفیع صاحب پلاموں بہار
۹۸۵ عالم بی بی صاحبہ ہوشیارپور
۹۸۶ عبد الرحیم صاحب ہوشیارپور
۹۸۷ Umme Habiba پڑڈہ بنگال
۹۸۸ Rahman Chand Kutti بشڑدہ بنگال
۹۸۹ عبد الرحمن صاحب تھرپارکر سندھ
۹۹۰ سلطان احمد صاحب دہلی
۹۹۱ شبیر محمد صاحب ۔ لائل پور

ذکرِ حبیب علیہ السلام

روایاتِ سید میر عنایت علی شاہ صاحب لدھیانوی

بتوسط صیغہ تالیف و تصنیف قادیان

(۱)

سنہ ۱۸۸۰ء میں جب براہین احمدیہ کا پہلا حصہ چھپ کر لدھیانہ میں آیا۔ تو یہ عاجز اسی وقت سے حضرت اقدس کے ساتھ اخلاص رکھنے لگا اس کا باعث میر عباس علی شاہ صاحب ہوئے جو میری پہلی بیوی کے والد اور میرے چچا تھے انہوں نے یہ کتاب دیکھ کر گھر میں ذکر کیا۔ کہ میں ایک کتاب دیکھ کر آیا ہوں۔ ایک شخص نے قادیان سے مجددیت کا دعویٰ کیا ہے جس کی عبارت سے شانِ نبوت کی خوشبو آتی ہے۔ میر صاحب فوراً قادیان پہونچے آتے ہی پہلے وہ مرزا غلام قادر صاحب مرحوم سے ملے۔ جو حضرت اقدس کے بڑے بھائی تھے۔ اور خیال کیا کہ یہی مدعی ہیں۔ لیکن استفسار کرنے پر انہوں نے کہا۔ کہ نہیں صاحب میں تو ایک دُنیا دار آدمی ہوں وہ میرے چھوٹے بھائی ہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔ ابھی آجائیں گے۔ چنانچہ حضرت اقدس جب آئے۔ تو نہایت سادہ لباس میں تھے۔ اور چہرہ مبارک نہایت نورانی۔ معاً انہوں نے خیال کیا۔ کہ یہی بزرگ مدعی مجددیت ہیں۔ اور جب حضرت اقدس سے گفتگو ہوئی تو وہ حضور کے عاشق بن گئے۔ آمد و رفت شروع ہو گئی۔ اور حضرت اقدس کے معاون بن گئے۔ جانی مالی امداد سے دریغ نہ کرتے ننگے پاؤں حضرت اقدس کے پاس جاتے باوضو ہو کر حضور کا خط پڑھتے ان باتوں کا ذکر حضور نے اپنی کتب میں بھی کیا ہے۔

(۲)

جب کچھ عرصہ بعد رؤسائے لدھیانہ کو حضرت اقدس کے بُلانے کا خیال پیدا ہوا۔ جن میں علماء بھی شریک تھے اور اکابرین مثلاً نواب علی محمد خاں صاحب آف جھجر و مولوی محمد حسن صاحب وغیرہ بھی۔ تو سوال پیدا ہوا۔ کہ لائے کون؟ اس پر سب نے میر صاحب مذکور کو اس سعادت کے لئے منتخب کیا۔ چنانچہ وہ قادیان پہونچے۔ اور حاضر خدمت ہو کر عرض کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ میر صاحب میں نے ایک رؤیا دیکھا ہے۔ کہ کسی شہر میں ہم گئے۔ اور وہاں ایک شخص نے ہماری دعوت کی۔ دعوت کے وقت پہلے جس کمرہ میں بٹھایا گیا۔ وہ کمرہ کھلا تھا۔ لیکن کھانے کے وقت ہم کو ایک تنگ کمرہ میں بٹھلایا گیا۔ اور تنگی سے ہم نے کھانا کھایا۔ مالک مکان نے پھر کہا۔ کہ پہلے کمرہ میں چند لوگ جمع ہیں۔ شائد رفع شکوک کے لئے آئے ہیں۔ اس لئے آپ وہیں تشریف لے چلیں۔ جب ہم پہلے کمرہ میں آئے۔ تو دیکھا۔ کہ وہ کمرہ آدمیوں سے بھرا ہوا تھا۔ بیٹھ جانے پر لوگوں نے اعتراضات کا سلسلہ شروع کر دیا ہم جواب دیتے رہے۔ لیکن وہ لوگ مانتے نہ تھے۔ بلکہ انکار کرتے رہے۔ پھر ہم نے ان کو نماز کی دعوت دی۔ جس پر انہوں نے انکار کر دیا۔ میں صرف اکیلا ہی نماز کے لئے اُٹھا جب چلنے لگا۔ تو میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔ کہ میرے پیچھے کوئی ہے یا نہیں تو میر صاحب صرف آپ ہی نظر آئے۔ اس سے میں خیال کرتا ہوں۔ کہ وہ شہر لدھیانہ ہی نہ ہو۔ میر عباس علی شاہ صاحب نے جواب دیا۔ کہ جب حضور کو یہ معلوم نہیں کرایا گیا۔ کہ وہ لدھیانہ ہی ہے۔ تو ممکن ہے کوئی اور شہر ہو۔ اس پر حضور نے فرمایا۔ میرا خیال ہے کہ لدھیانہ ہی نہ ہو۔ مگر میر صاحب کے اصرار پر آپ نے لدھیانہ میں تشریف لے جانا مان لیا۔ اور روانگی سے قبل اطلاع دینے کا وعدہ فرمایا۔ میر صاحب بہت خوش تھے۔ اور مجھ سے بیان کیا۔ حضور کا منشاء ہے کہ مکان الگ ہو مختلف کا کمرہ ہو۔ اور ملاقاتوں کے لئے الگ وغیرہ وغیرہ۔ جس پر ہماری برادری میں سے خان بہادر ڈپٹی امیر علی شاہ صاحب کا مکان تجویز کیا گیا۔ اور ڈپٹی صاحب کو کہا گیا۔ آپ تکلفات کے سامان اُٹھوا لیجئے۔ کیونکہ حضرت مرزا صاحب کی آمد پر غرباء نے بھی آنا ہوگا۔ اور یہ ایک تبلیغی محفل ہو گی۔ آپ کو بعد میں کوئی شکایت نہ ہو۔ لیکن ڈپٹی صاحب کے مختار نے بتلایا۔ کہ ہمارے قالین گاؤ تکیے وغیرہ۔ ایک بزرگ کے قدموں سے برکت حاصل کریں گے۔ اسی میں ہماری خوشی ہے۔ کہ یہ سامان پڑا رہے۔

(۳)

جب حضور کے لدھیانہ تشریف لانے کی اطلاع پہونچی۔ تو شہر میں شور پڑ گیا۔ اور ریلوے سٹیشن پر پہونچی۔ بعض لوگ پلیٹ فارم کے ٹکٹ لے کر اندر چلے گئے۔ اور بہت سے باہر کھڑے رہے۔ چونکہ سوائے میر عباس علی شاہ کے حضور پُرنور کے چہرہ سے اور کوئی واقف نہ تھا۔ اس لئے میر صاحب اندر گئے۔ اور میں صدر دروازہ پر کھڑا رہا۔ میں ٹکٹ کلکٹر کے پاس اکیلا ہی کھڑا تھا۔ کہ گاڑی کی آمد پر میر صاحب مذکور گاڑی کے مختلف ڈبوں میں حضور کو تلاش کرنے لگے۔ مگر حضرت صاحب گاڑی کے اگلے ڈبہ سے اُتر کر صدر دروازہ پر تشریف لے آئے۔ اس وقت حضور کے ساتھ تین آدمی تھے۔ میں گو پہچانتا نہ تھا۔ مگر میں نے مسافروں کے چہرہ پر نظر دوڑائی۔ اور حضرت اقدس کی سادگی اور چہرہ نورانی دیکھ کر معاً دل میں خیال آیا۔ کہ یہی حضور والاصفات ہیں۔ چنانچہ میں نے مصافحہ کیا۔ اور ہاتھوں کو بوسہ بھی دیا۔ باقی تین شخص جو ہمراہ تھے۔ وہ (۱) مولوی جان محمد صاحب مرحوم والد میاں بگا مرحوم (۲) حافظ حامد علی صاحب مرحوم۔ (۳) لالہ ملاوامل صاحب (جو اب بھی قادیان میں زندہ موجود ہیں) غرضیکہ حضرت صاحب سٹیشن سے باہر آ گئے۔ اور میر عباس علی شاہ صاحب بھی اندر سے تلاش کر کے جب باہر نکلے تو حضور کو موجود دیکھ کر انہوں نے مصافحہ کیا۔ اور ان کے اس فعل سے ہم کو اور حاضرین کو یقین ہو گیا۔ کہ حضرت مرزا صاحب یہی ہیں۔ نواب علی محمد خان صاحب آف جھجر بھی موجود تھے۔ انہوں نے اس وقت اپنی کوٹھی و باغ حضور کی رہائش کے لئے پیش کیا۔ اور میر صاحب سے کہا۔ کہ چونکہ حضور آپ کے مہمان ہیں اگر آپ اجازت دیں۔ تو میری کوٹھی موجود ہے لیکن میر صاحب نے کہا۔ کہ نواب صاحب! یہ نہیں ہو سکتا۔ آج کی رات تو ضرور یہ قدم مبارک میرے غریب خانہ پر جائیں گے۔ کل آپ کو اختیار ہے۔ چنانچہ قاضی خواجہ علی صاحب مرحوم صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شکرم موجود تھیں۔ جن پر سوار ہو کر حضور معہ خدام ہمارے محلہ صوفیاں میں تشریف لائے۔ میں ساتھ تھا۔ حضور نے آتے ہی ہمارے محلہ مسجد میں نماز عصر پڑھی۔ ساتھ اور لوگ بھی تھے۔ جب حضور وضو کر رہے تھے۔ تو حضور نے ملیدہ کی جُرابیں پہنی ہوئی تھیں۔ جن پر حضور نے مسح کیا۔ مولوی صاحبان دیکھ رہے تھے۔ جائز ناجائز کا چرچا شروع ہو گیا۔ مسجد کے اندر مولوی موسیٰ صاحب نے سوال بھی کیا۔ حضور نے اثبات میں جواب دیا۔ حضور کو نماز پڑھانے کے لئے کہا گیا۔ لیکن حضور نے مولوی عبد القادر صاحب مرحوم کو امام بنایا۔ حضور کا قیام تین دن رہا۔ صبح کی نماز حضور خود پڑھاتے تھے۔ بعض وقت بیٹھک میں ہی پڑھا دیتے تھے۔ میں صبح چار بجے حضور کے پاس پہونچ جاتا۔ اور پانی گرم کر کے وضو کراتا۔

(۴)

لالہ ملاوامل صاحب کو ہم لوگ چارپائی پر لیٹنے کے لئے کہتے۔ لیکن وہ جواب دیتے کہ میر صاحب اس بارہ میں مجھے کچھ نہ کہو مجھے حضرت صاحب کے قدموں میں ہی لیٹنے دو۔

(۵)

اول کھانا حضور کا ہماری طرف تھا۔ دوسرا کھانا قاضی خواجہ علی صاحب مرحوم کے ہاں تیسرا کھانا منشی رحیم بخش صاحب ممبر میونسپل کمیٹی جو حضرت منشی احمد جان صاحب مرحوم کی طرف تھا۔ حضور ان کے ہاں تشریف لے گئے۔ ۸-۱۰ آدمی جن میں میں۔ میر صاحب اور منشی احمد جان صاحب مرحوم تھے۔ مگر اس وقت بہت سے لوگ حضور کے ہمراہ ہو گئے۔ جنہیں منشی صاحب مرحوم نے روکا۔ کہ حضور تو اس وقت دعوت کے لئے جا رہے ہیں۔ آپ لوگ آرام کریں۔ پہلے حضور کو معہ خدام کے ایک بڑے کمرہ میں بٹھایا گیا۔ خیال تھا کہ اسی کمرہ میں کھانا کھلایا جائے گا۔ لیکن کھانے کے وقت ایک دوسرے چھوٹے سے کمرہ میں کھانا کھلایا گیا۔ جب کھا چکے۔ اور واپسی کی تیاری میں تھے۔ تو ایک مولوی عبد العزیز نامی نے مولوی حبیب الرحمٰن صاحب صدر احرار کے بزرگوں میں سے تھے۔ اور حضرت اقدس کے شدید ترین دشمنوں میں سے انہوں نے بذریعہ ایک ورد نشین منشی احمد جان صاحب مرحوم سے کہا۔ کہ یا تو حضرت مرزا صاحب قادیانی ہم سے گفتگو کر لیں۔ نہیں تو ہم ... منشی صاحب نے جواب دیا کہ ...

...یوں کو توالی چلیں۔ کیا ہم نے کسی کا کچھ ...ا ہے۔ اپنے مولوی صاحب سے کہو۔ کہ حضرت صاحب محلہ صوفیاں میں آئے ہوئے ... وہ وہاں آئیں۔ اور شکوک رفع کرالیں ...ر لوگ بھی وہاں آتے رہتے ہیں۔"

پھر صاحب خانہ نے منشی احمد جان صاحب مرحوم کے ذریعہ عرض کیا۔ کہ پہلے والے ...ے کمرہ میں بعض لوگ آ کے بیٹھے ہیں۔ وہ کچھ دریافت کرنا چاہتے ہیں۔ حضرت صاحب کو وہاں لے چلیں۔ لیکن منشی صاحب اور میر صاحب نے جواب دیا۔ کہ حضرت صاحب سفر سے آئے ہیں۔ اب آرام کرنے دیں۔ پھر سہی۔ لیکن حضرت اقدس نے فرمایا:۔ "نہیں ہم چل کر وہاں بیٹھیں گے" جب حضور وہاں تشریف لائے۔ تو وہ کمرہ آدمیوں سے بھرا ہؤا تھا۔ وہاں لوگوں نے اعتراضات کئے۔ حضور جواب دیتے رہے۔ لیکن لوگوں نے مانا نہیں۔ بلکہ مخالفت کرتے رہے۔ میر صاحب ان لوگوں کی حرکات پر گھبرا کر جواب دیتے۔ لیکن حضرت اقدس نے ان کو منع کرتے ہوئے فرمایا۔ "آپ نہ بولیں۔ ان لوگوں کو کہنے دیں۔ جو ان کی مرضی ہو کہیں"۔ جب خاصی دیر ہو گئی۔ تو صاحب خانہ کی اجازت پر حضرت اقدس مع خدام واپس محلہ صوفیاں میں تشریف لائے مولویوں کی شرارت کے خوف سے منشی احمد جان صاحب اور میر عباس علی شاہ صاحب نے کسی دوسرے راستہ سے حضور کو لانا چاہا لیکن حضور نے پہلا راستہ ہی پسند فرمایا۔ وہاں صرف ایک درویش نظر آیا۔ منشی صاحب مرحوم نے اس کو کہا۔ کہ اپنے مولوی سے کہو۔ کہ وہ محلہ صوفیاں میں آ جائے۔

(۶)

جب چوڑا بازار گزر گیا۔ تو کمیٹی گھر کے قریب آ کر لالہ ملاوامل صاحب نے میر عباس علی شاہ سے مخاطب ہو کر کہا۔ کہ میر صاحب جو رؤیا آپ کو حضرت صاحب نے قادیان میں آنے سے قبل بتایا تھا۔ وہ لدھیانہ میں ہی پورا ہؤا۔ میر صاحب نے اس کو تسلیم کیا۔ حضرت صاحب تین دن کے قیام کے بعد واپس تشریف لے گئے۔

ان ایام میں حضور سیر کو باقاعدہ جاتے۔ مولوی عبدالقادر صاحب نے بیعت کے لئے دریافت کیا۔ تو حضور نے فرمایا "نہیں ابھی بیعت کا حکم نہیں"

(۷)

جب سیر کے دوران میں عصر وغیرہ کا وقت ہو جاتا۔ تو لالہ ملاوامل صاحب حضور کو مطلع کر دیتے۔ اور حضور وہیں جنگل میں ارشاد فرماتے۔ "اچھی بات ہے نماز پڑھ لیں"۔

(۸)

غالباً حضرت صاحب کی دوسری شادی کے لئے ۱۸۸۴ء میں تیاری ہوئی۔ دہلی کی طرف روانگی کے وقت حضور نے میر صاحب کو ہمراہ چلنے کے لئے لکھا۔ لیکن جب حضور لدھیانہ کے سٹیشن پر پہنچے تو میر صاحب نے ساتھ چلنے سے بوجہ بیماری معذوری ظاہر کی۔

پہلے سمجھے تھے کہ موسیٰ کا عصا ہے فرقاں
پھر جو سوچا تو ہر اک لفظ مسیحا نکلا

(حضرت مسیح موعودؑ)

(از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب)

ابھی حال کا ذکر ہے۔ کہ میں نے سنا۔ ایک بڑے شہر میں احمدیوں کا تبلیغی جلسہ تھا۔ صدر جلسہ ایک مشہور اردو شاعر تھے۔ جو غیر احمدی ہیں انہوں نے اپنی صدارت کا یہ شکریہ ادا کیا۔ کہ اپنی تقریر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ شعر پڑھا۔ اور کہا کہ مجھے اس شعر کے معنے سمجھ میں نہیں آئے۔ گویا مذاق یا تمسخر کیا۔ کہ حضور کے اشعار بے معنی ہوتے ہیں۔ تعجب ہے۔ کہ وہاں کسی ہمارے دوست نے اسی وقت اس کے معنے بتا کر ان کو مطمئن نہ کیا۔ بلکہ خاموشی سے جلسہ کو ختم کر دیا۔ ممکن ہے کہ کوئی شخص اس اعتراض کو پھر دہرائے میں نے مناسب سمجھا۔ کہ اس شعر کا مطلب لکھ دوں۔ تا کہ فوراً اس اعتراض کا جواب دیا جا سکے واضح ہو کہ یہ شعر قرآن مجید کی تعریف میں ہے۔ اور اسکو اگر نثر میں بیان کیا جائے تو عبارت یوں ہوگی۔ "ہم پہلے یہ سمجھے تھے۔ کہ قرآن مجید موسیٰ کے عصا کی طرح ہے لیکن جب زیادہ غور سے دیکھا تو معلوم ہؤا کہ اس کا ایک ایک لفظ مسیحا کی طرح ہے"۔ اب اس عبارت کی تفسیر یوں ہوگی۔ کہ سرسری نگاہ سے جب ہم نے کلام اللہ کو پڑھا تو معلوم ہؤا۔ کہ جس طرح موسیٰ کے عصا نے ساحروں کے سانپ فنا کر دئیے تھے

اسی طرح قرآن مجید اپنے دلائل و براہین سے باطل مذاہب کو پاش پاش کر دیتا ہے۔ اور تمام دیگر ادیان پر غالب ہے۔ لیکن جب مزید غور کیا۔ اور اس کی باریکیوں میں گئے تو معلوم ہؤا۔ کہ نہ صرف یہ باطل شکن ہے بلکہ اس کی آیت آیت اور لفظ لفظ میں زندگی بخش روح ہے۔ جو مردوں کو مسیح علیہ السلام کے نفخ کی طرح زندگی دیتی ہے۔ اور یہ نہ صرف کفار کو دلائل و براہین سے شکست دیتا اور قتل کرتا ہے۔ بلکہ پھر ان مردوں کو نئی روحانی زندگی بخشتا ہے کیونکہ صرف غلبہ پا لینا۔ اور شکست دیدینا۔ اور مار دینا اتنا بڑا کمال نہیں ہے۔ جتنا مردوں کو زندہ کرنا اور ان میں دائمی روحانی زندگی کا نفخ کرنا یعنے قرآن شریف نہ صرف دفع شر کی طاقت اپنے اندر رکھتا ہے۔ بلکہ اس میں ایصال خیر کی بھی پوری طاقتیں موجود ہیں۔ جو اس کے نزول کا اصل مقصد ہیں۔ کیونکہ مسیحا ہونا۔ عصا کے ہونے سے افضل درجہ ہے:

...ہ اور حیدر خانصاحب خاص دلچسپی لیتے ہیں۔ نماز جمعہ میں بہت دوست شریک ہوتے ہیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں اہم کام مسجد احمدیہ سرینگر کے لئے چندہ ہؤا۔ اور احباب نے فراخ دلی سے چندہ میں حصہ لیا۔ باوجود مصروفیت کے جناب چوہدری عبداللہ خانصاحب جمشید پور سے پچاس میل سفر کر کے اپنی کار میں مولوی عبدالواحد صاحب کے ساتھ آئے مساعی جمیلہ کی وجہ سے کافی چندہ ہؤا۔ اللہ تعالے چوہدری صاحب موصوف کو جزائے خیر دے۔

ناظر تعلیم و تربیت

رپورٹ متعلق جماعت احمدیہ موسیٰ بنی مائنز صوبہ بہار

سیکرٹری صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ اس جماعت کے بالغ عاقل افراد کی تعداد ۸۰ ہے۔ روزانہ بعد نماز مغرب مولوی ضیاء الدین صاحب پریذیڈنٹ جماعت تفسیر کبیر اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب کا درس دیتے ہیں۔ حدیث کا درس ہفتہ میں صرف ایک دفعہ مولوی صاحب موصوف دیتے ہیں۔ نماز باجماعت کے لئے کوشش جاری ہے۔ نماز مغرب میں تمام دوست حاضر ہوتے ہیں اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی فرمودہ ہدایت کے مطابق دعائیں ہوتی ہیں۔ چند دوست پہلے نماز باجماعت میں حاضر نہ ہوتے تھے۔ اب حاضر ہوتے ہیں۔ اشرف علی صاحب۔ ناظر خان صاحب اور شیخ رمضان صاحب اس کام میں خوب دلچسپی لیتے ہیں۔ مسجد سے بہت دور احمد پورہ کے ایک محلہ میں نائب سیکرٹری عطاء الرحمن صاحب اور ایک دوسرے مقام پر محمود حامد صاحب سیکرٹری تبلیغ کشتی نوح کا درس دیتے ہیں۔ مسجد کے باغیچہ کو سرسبز رکھنے کے لئے علاوہ دوسرے احباب کے شیخ پانچو...

آنریری انسپکٹران تعلیم و تربیت کیلئے اعلان

نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے بعض علاقوں میں آنریری انسپکٹر تعلیم و تربیت مقرر کئے گئے ہیں۔ جن کا یہ کام ہوگا۔ کہ وہ گاہے گاہے اپنے حلقہ کی جماعتوں کا معائنہ کرتے رہیں۔ اور ان کی تعلیم و تربیت کے پیش نظر ہدایات جاری کرتے رہیں۔ احباب کو ان سے تعاون کرنا چاہیئے۔ انسپکٹر صاحبان کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنے کام کی رپورٹ ہر ماہ کی ۱۰ تاریخ تک بھجوا دیا کریں۔

ناظر تعلیم و تربیت

149

غیر مُبائعین کے تین نمایاں وصف

اسلام کا لُبِ لباب اور خلاصہ یہ ہے۔ کہ انسان اپنے آپ کو خدا کے لئے مٹا دے۔ اپنی مرضی کو چھوڑ دے۔ اور خدا کی مرضی کو مقدم کرے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

اسلام چیز کیا ہے خدا کیلئے فنا
ترکِ رضائے خویش پئے مرضیٔ خدا

مگر لوگ عموماً خدا کی مرضی کو مؤخر اور اپنی مرضی کو مقدم کرتے ہیں۔ یہی حال غیر مبائعین کا ہے۔ کہ خلافت ثانیہ کی مخالفت میں ہر ایسا امر اختیار کر رہے ہیں۔ جو اسلام کے مخالفین کے اوصاف میں داخل ہے۔

قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مسلمان کہلانیوالوں میں سے کچھ ایسے لوگ بھی تھے۔ جو مومنوں کی بجائے کفار سے تعلق اور دوستی رکھنا پسند کرتے تھے۔ اور چاہتے تھے کہ اسطرح عزت قائم ہو جائے۔ خدا تعالیٰ اس کے متعلق فرماتا ہے۔ ایبتغون عندھم العزۃ فان العزۃ للہ جمیعاً (نساء پ۵) کیا وہ کفار سے دوستی کر کے عزت ڈھونڈتے ہیں۔ عزت تو اللہ کے ہاں سے ملتی ہے۔ اور اس کا طریق یہ ہے۔ کہ اللہ اور اس کے رسولؐ سے منہ نہ موڑا جائے۔ اور مومنوں سے تعلق قائم کیا جائے۔

پھر لکھا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اہل کتاب میں سے کچھ لوگ ایسے تھے۔ کہ اگر کچھ خدمت کرنے کا موقعہ مل گیا۔ تو اس پر خوب اتراتے تھے۔ ویحبون ان یحمدوا بما لم یفعلوا (اٰل عمران) اور انہیں یہ بات بہت پسند تھی۔ کہ جو کام انہوں نے نہیں کیا۔ وہ ان کی طرف منسوب ہو۔ اور خوب تعریفیں ہوں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ ایسے لوگوں کو عذاب سے محفوظ نہ خیال کرو انہیں دردناک عذاب پہنچے گا۔ یہ عجیب امر ہے۔ کہ کفار سے دوستی پیدا کر کے عزت ڈھونڈنے والوں کے متعلق بھی فرمایا۔ بان لھم عذاباً الیماً۔ (نساء ع ۲۰) کہ ان کیلئے دردناک عذاب ہوگا۔ اور جو لوگ نہ کئے پر تعریف چاہتے ہیں۔ اُن کے لئے بھی فرمایا۔ ولھم عذاب الیم۔ کہ ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے نزدیک یہ دونوں قسم کے لوگ ایک ہی صف میں داخل ہیں۔

پھر فرمایا۔ ان الذین یحبون ان تشیع الفاحشۃ فی الذین اٰمنوا لھم عذاب الیم فی الدنیا والاٰخرۃ واللہ یعلم وانتم لا تعلمون (نور پ۱۸) کہ وہ لوگ جو مومنوں میں بے حیائی کی باتوں کی اشاعت چاہتے ہیں۔ انہیں دردناک عذاب پہنچیگا۔ دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ اور اے مسلمانو! اللہ تو جانتا ہے۔ کہ انہیں عذاب ہو رہا ہے۔ مگر تمہیں علم نہیں۔

اس آیت میں بھی جن لوگوں کا ذکر کیا گیا ہے، انہیں دنیا و آخرت میں دردناک عذاب پہنچنے کا وعید ہے۔

ظاہر ہے کہ مندرجہ بالا ہر سہ اُمور اسلامی تعلیم کے منافی ہیں۔ اور جو بھی اس تعلیم کی خلاف ورزی کریگا۔ اسے خدا کی طرف سے دردناک عذاب میں مبتلا کیا جائے گا۔

یہی وہ امور ہیں۔ جو کچھ عرصہ سے غیر مبائعین کا طرۂ امتیاز ہیں۔ اور ان کے نمایاں اوصاف میں داخل ہیں۔

اول۔ خلافت ثانیہ کے شروع ہی سے ان لوگوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کے خلاف نام کے مسلمانوں کو حقیقی مسلمان ثابت کرنا چاہا۔ اور سر توڑ کوشش کی۔ کہ کسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور امام مہدی کے منکر مسلمان ثابت ہو جائیں۔ حتیٰ کہ اُن کے ایمان کی خاطر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ماننے والوں یعنی مبائعین کو بھی یہ لوگ کافر قرار دینے لگ گئے۔ اور یہ ساری کارروائی اسلئے کی۔ کہ اُن سے مل کر کوئی عزت کی صورت قائم ہو جائے۔ مگر وہ صورت نہ ہوئی۔ پر نہ ہوئی۔ اور خدا کی بات پوری ہوئی۔ ایبتغون عندھم العزۃ فان العزۃ للہ جمیعاً (پ۵) کہ اُن سے تعلق قائم کر کے عزت قائم نہیں ہو سکتی۔ بلکہ عزت دینا خدا کے اختیار میں ہے اور اگر وہ عزت پاتے ہیں۔ تو اسکی یہی صورت ہے کہ خدا کی بات کو قائم کریں۔ اور مومنین کی جماعت سے علیحدگی اختیار نہ کریں۔

دوسرا امر جو خدا کی ناراضگی اور اس کے غضب کا موجب ہے۔ وہ آیت یحبون ان یحمدوا بما لم یفعلوا (اٰل عمران) میں مذکور ہے کہ وہ لوگ پسند کرتے تھے۔ کہ جو کام انہوں نے نہیں کیا۔ وہ اُن کی طرف منسوب ہو۔ اور انکی تعریف کی جائے۔ یہی وصف غیر مبائعین میں بھی پایا جاتا ہے۔ صدر انجمن احمدیہ قادیان نے مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبائعین کو ملازم رکھ کر ترجمہ قرآن کرایا۔ اب وہ کام صدر انجمن کی طرف تو منسوب ہو سکتا ہے مگر مولوی محمد علی صاحب اور غیر مبائعین کیطرف منسوب نہیں ہو سکتا۔ لیکن غیر مبائعین کا یہ حال ہے۔ کہ وہ نہ کئے پر اتراتے ہیں۔ اور بما لم یفعلوا پر جو تعریف ہوتی ہے۔ اسپر خوش ہوتے۔ اور اسے پسند کرتے ہیں۔

تیسرا امر جو غیر مبائعین کے نمایاں اوصاف میں داخل ہے۔ یہ ہے۔ کہ مومنین کی جماعت میں فواحش کی اشاعت چاہتے ہیں یہ امر ایسا نمایاں ہے۔ کہ جہاں بھی غیر مبائعین کے چند افراد پائے جائیں۔ اُن میں اشاعت فواحش کا خوب چرچا ہے۔ پیغامی مبلغین اور اُن کے چھوٹے اور بڑے سب جب تبادلۂ خیالات کا موقعہ ملے۔ تو گندے اور جھوٹے الزامات لگانے شروع کر دیتے ہیں۔ ابھی ماہ اپریل کے آخر میں مجھے امرتسر جانا پڑا۔ وہاں غیر مبائعین کے سیکرٹری سے جو بات چیت کی گئی۔ تو اور باتوں کے علاوہ انہوں نے اس خاص وصف کو بھی ظاہر کر دیا۔

الغرض غیر مبائعین اب ان باتوں کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔ جو مخالفین اسلام سے متعلق تھیں۔

(خاکسار قمر الدین مولوی فاضل قادیان)

جماعت احمدیہ نے غیر مسلموں میں یوم التبلیغ کس طرح منایا

انبالہ شہر

اللہ تعالےٰ کے فضل سے امسال جماعت احمدیہ انبالہ شہر نے یوم التبلیغ بہت کامیابی سے منایا۔ جماعت کے ۱۹ افراد نے شہر کے مختلف حصوں میں پانچ سو ٹریکٹ غیر مسلموں میں تقسیم کئے۔ اور بعض جگہ زبانی گفتگو بھی ہوتی رہی۔

ہرسیاں (گورداسپور)

جماعت کے احباب نے وفود کی صورت میں مختلف دیہات مثلاً دیال گڑھ۔ گلانوالی۔ بھٹہ غلام نبی۔ نوشہرہ وغیرہ میں تبلیغ کے فرائض سر انجام دیئے۔

گنج (لاہور)

جماعت کے تمام افراد نے وفود میں منقسم ہو کر شہر اور مضافات میں تبلیغی فرائض نہایت سرگرمی سے ادا کئے۔ اکثر غیر مسلم اصحاب نے نہایت خندہ پیشانی کے ساتھ ہماری باتوں کو سنا۔ اور ٹریکٹ کے ذریعہ قریباً ایک ہزار افراد تک پیغام حق پہونچایا گیا

رشی نگر (کشمیر)

احباب جماعت نے پنڈتوں۔ ڈوگروں اور راجپوتوں میں تبلیغ کی اور ٹریکٹ تقسیم کئے۔

جبلپور (سی۔پی)

مرکز کے حکم کے ماتحت ۲۴ رمئی کو جماعت کے دوستوں نے غیر مسلموں میں تبلیغی فرائض انجام دیئے۔ اور کل ۴۵۹ ٹریکٹ ہندی۔ انگریزی اور اردو زبان میں تقسیم کئے۔

جموں

جماعت احمدیہ جموں نے غیر مسلموں میں تبلیغ کی اور زبانی گفتگو کے علاوہ مرکز کی طرف سے ارسال کردہ ٹریکٹ بھی تقسیم کئے۔ ایک ہندو پنڈت صاحب اور ان کے شاگردوں کو خاص طور پر تبلیغ کی گئی۔

آسنور (کشمیر)

جماعت ھذا نے سرگرمی سے یوم التبلیغ منایا۔ اور غیر مسلم اصحاب کو احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ زبانی تبلیغ کے علاوہ مرکز کے ارسال کردہ ٹریکٹ بھی ڈوگروں میں تقسیم کئے گئے۔ جن کو انہوں نے خوشی سے قبول کیا۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر غرباء کیلئے

غلہ مہیا کرنے والوں کی فہرست

وصولی شدہ غلہ گندم

سابقہ میزان ۸ من ۲۹ سیر ۲ چھٹانک

وصولی گندم مورخہ ۳۱ / ۵ / ۴۳

من ۔ سیر ۔ چھٹانک

(۱) چودہری محمد اسحاق صاحب لائلپوری ۔ ۱ ۔ ۰ ۔ ۰

(۲) عبدالکریم صاحب عبداللطیف صاحب دارالعلوم ۔ ۰ ۔ ۲۰ ۔ ۰

(۳) چودہری سلطان محمد صاحب دارالفتوح ۱ ۔ ۰ ۔ ۰

(۴) اہلیہ ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب دارالانوار ۱ ۔ ۷ ۔ ۰

(۵) مولوی عبدالرحیم صاحب درد قادیان ۱ ۔ ۲۰ ۔ ۰

میزان = ۱۳ ۔ ۳۶ ۔ ۲

سابقہ وصولی نقد برائے گندم پائی ۹ ۔ آنے ۱۲ ۔ روپے ۳۵۴

عبدالمجید خانصاحب ڈیرہ دوال ۰ ۔ ۰ ۔ ۱۰

میزان ۹ ۔ ۱۲ ۔ ۳۶۴

وعدے گندم برائے غرباء

من ۔ سیر ۔ چھٹانک

محمد شریف صاحب چغتائی ۱ ۔ ۰ ۔ ۰

سراج الدین صاحب لکھنؤ ۱ ۔ ۳۰ ۔ ۰

میاں غلام محمد صاحب اختر دارالہل وعیال ۶ ۔ ۰ ۔ ۰

چودہری مظفر الدین صاحب بنگال ۰ ۔ ۳۰ ۔ ۰

لفٹننٹ نیر ونذیرالدین صاحب سیالکوٹ چھاؤنی ۵ ۔ ۰ ۔ ۰

جمعدار عزیز الدین صاحب 〃 ۱ ۔ ۰ ۔ ۰

〃 نواب علی خانصاحب 〃 ۱ ۔ ۰ ۔ ۰

عبدالقادر صاحب کانپور ۱ ۔ ۰ ۔ ۰

غلام محمد صاحب ثالث لاہور ۰ ۔ ۲۰ ۔ ۰

شیخ نورالدین صاحب دارالفتوح قادیان ۰ ۔ ۲۰ ۔ ۰

مستری محمد رمضان صاحب 〃 〃 ۱ ۔ ۰ ۔ ۰

خواجہ محمد شریف صاحب 〃 ۲ ۔ ۰ ۔ ۰

سر بلند صاحب صدر محلہ 〃 ۰ ۔ ۲۰ ۔ ۰

حکیم محمد اسمٰعیل صاحب 〃 ۰ ۔ ۱۰ ۔ ۰

ڈاکٹر خدا داد صاحب 〃 〃 ۰ ۔ ۱۷ ۔ ۰

شیخ عطا محمد صاحب پٹواری 〃 ۰ ۔ ۲۰ ۔ ۰

مستری دین محمد صاحب 〃 ۰ ۔ ۲۰ ۔ ۰

چودہری خدا بخش 〃 ۰ ۔ ۲۰ ۔ ۰

قریشی محمد افضل و محمد اکمل دارالفتوح قادیان ۱ ۔ ۰ ۔ ۰

مستری روشن دین و عبدالباری 〃 〃 ۱ ۔ ۰ ۔ ۰

قاضی نور محمد صاحب 〃 〃 ۰ ۔ ۲۷ ۔ ۰

میاں عبدالعظیم صاحب جلد ساز 〃 〃 ۰ ۔ ۱۳ ۔ ۰

من ۔ سیر ۔ چھٹانک

مستری بدر الدین صاحب دارالفتوح قادیان ۰ ۔ ۰ ۔ ۰

شیخ فضل احمد صاحب 〃 〃 ۰ ۔ ۱۶ ۔ ۰

ڈاکٹر محمد اشرف صاحب 〃 〃 ۰ ۔ ۱۰ ۔ ۰

مستری محمد افضل و عبدالحمید صاحب 〃 〃 ۰ ۔ ۱۵ ۔ ۰

〃 محمد لطیف صاحب 〃 〃 ۰ ۔ ۱۰ ۔ ۰

حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی 〃 ۰ ۔ ۱۰ ۔ ۰

حضرت مولوی شیر علی صاحب 〃 ۰ ۔ ۲۵ ۔ ۰

چودہری عبدالرحمن صاحب 〃 ۰ ۔ ۸ ۔ ۰

〃 فضل الدین صاحب 〃 ۰ ۔ ۳۲ ۔ ۰

شیخ محمد اکرام صاحب 〃 ۱ ۔ ۵ ۔ ۰

خواجہ عبدالواحد صاحب 〃 ۰ ۔ ۱۶ ۔ ۰

مستری عبدالغنی صاحب دارالبرکات قادیان ۱ ۔ ۲۰ ۔ ۰

شیخ جلال دین صاحب 〃 〃 ۰ ۔ ۲۰ ۔ ۰

ڈاکٹر محمد دین صاحب 〃 〃 ۱ ۔ ۰ ۔ ۰

شیخ فضل قادر صاحب 〃 〃 ۰ ۔ ۲۰ ۔ ۰

منشی محمد عبداللہ صاحب سیالکوٹی 〃 ۱ ۔ ۰ ۔ ۰

ڈاکٹر لعل محمد صاحب 〃 〃 ۰ ۔ ۲۰ ۔ ۰

منشی کظیم الرحمن صاحب 〃 〃 ۰ ۔ ۱۰ ۔ ۰

مولوی محمد عبداللہ صاحب 〃 ۰ ۔ ۱۵ ۔ ۰

محمد غیاث الدین صاحب 〃 〃 ۰ ۔ ۱۷ ۔ ۴

پٹواری محمد شریف صاحب 〃 〃 ۰ ۔ ۱۳ ۔ ۰

حاجی محمد اسمٰعیل صاحب 〃 〃 ۰ ۔ ۲۵ ۔ ۰

شیخ عطاء اللہ صاحب 〃 ۰ ۔ ۲۰ ۔ ۰

میاں بشیر احمد صاحب قادیان ۵ ۔ ۰ ۔ ۰

مشترکہ کھاتہ ۱۰ ۔ ۰ ۔ ۰

ملک عمر علی صاحب ۵۰ ۔ ۰ ۔ ۰

چوہدری عبداللہ خانصاحب دارالانوار قادیان ۵ ۔ ۰ ۔ ۰

〃 فتح محمد صاحب سیال 〃 〃 ۲ ۔ ۰ ۔ ۰

ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب 〃 ۱ ۔ ۰ ۔ ۰

حضرت ولی اللہ شاہ صاحب 〃 〃 ۱ ۔ ۰ ۔ ۰

چوہدری ابوالہاشم خانصاحب 〃 〃 ۱ ۔ ۰ ۔ ۰

خلیل احمد صاحب ناصر 〃 〃 ۱ ۔ ۰ ۔ ۰

چودہری عزیز احمد صاحب 〃 〃 ۱ ۔ ۰ ۔ ۰

قاضی عبدالمجید صاحب 〃 〃 ۱ ۔ ۰ ۔ ۰

صوفی عبدالقدیر صاحب 〃 〃 ۰ ۔ ۲۰ ۔ ۰

منشی محمد دین صاحب 〃 〃 ۰ ۔ ۳۰ ۔ ۰

مولوی نزل الرحمن صاحب 〃 〃 ۰ ۔ ۲۰ ۔ ۰

محمد عادل صاحب 〃 〃 ۰ ۔ ۱۶ ۔ ۰

خورشید احمد صاحب 〃 〃 ۰ ۔ ۱۶ ۔ ۰

من ۔ سیر ۔ چھٹانک

مولوی ظہور حسین صاحب دارالانوار قادیان ۰ ۔ ۱۵ ۔ ۰

نور احمد صاحب سنوری 〃 〃 ۰ ۔ ۱۵ ۔ ۰

عبداللہ شاہ صاحب 〃 〃 ۰ ۔ ۱۵ ۔ ۰

لبھو صاحب 〃 〃 ۰ ۔ ۸ ۔ ۰

رمضان بیگم صاحبہ 〃 〃 ۰ ۔ ۶ ۔ ۰

مالی بشیر احمد صاحب 〃 〃 ۰ ۔ ۵ ۔ ۰

وعدہ نقدی برائے گندم

پائی ۔ آنے ۔ روپے

عمر خطاب صاحب پشاور ۰ ۔ ۰ ۔ ۳

خواجہ عبدل صاحب قادیان ۰ ۔ ۱۲ ۔ ۱

پائی ۔ آنے ۔ روپے

مستری فیض محمد صاحب قادیان ۰ ۔ ۸ ۔ ۰

شیخ فضل حسین صاحب 〃 ۰ ۔ ۰ ۔ ۴

مستری فضل دین صاحب 〃 ۰ ۔ ۸ ۔ ۰

چودہری ولی محمد صاحب 〃 ۰ ۔ ۴ ۔ ۱

قاضی عبدالرحمن صاحب 〃 ۰ ۔ ۰ ۔ ۵

ملک محمد عبداللہ صاحب 〃 ۰ ۔ ۰ ۔ ۲

میاں مبارک احمد صاحب 〃 ۰ ۔ ۰ ۔ ۱

خانصاحب ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب 〃 ۰ ۔ ۰ ۔ ۵

مستری امام دین صاحب 〃 ۰ ۔ ۸ ۔ ۱

(پرائیویٹ سکرٹری)

بذریعہ ریل قادیان آنے جانے والے احمدی احباب کیلئے ضروری اعلان

گذشتہ دنوں کچھ دوست دہلی سے قادیان آئے۔ جو سیکنڈ کلاس میں سفر کر رہے تھے۔ عام سامان کے علاوہ ساتھ کچھ پھل اور مٹھائی بھی تھی۔ جسے انہوں نے خوردنی اشیاء سمجھ کر قابل وزن نہ سمجھا۔ بٹالہ میں جب وہ پہنچے تو ریلوے سٹاف کے بعض ملازمین نے اعتراض کیا۔ اس پر انہوں نے سامان کا کرایہ ادا کرنے کیلئے آمادگی کا اظہار کیا۔ چنانچہ دستور کے مطابق وزن کیا گیا۔ اور تفصیلی رسید کا مطالبہ کیا گیا۔ یہاں تک تو کوئی بات قابل اعتراض نہ تھی۔ لیکن ریلوے سٹاف بٹالہ نے ہنسی اور مذاق کرنا شروع کر دیا۔ اور جماعت احمدیہ کے متعلق بھی ہتک آمیز کلمات استعمال کئے۔ ان دوستوں نے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ صاحب کو بذریعہ تار اس واقعہ کی اطلاع کی۔ اور اس کے بعد ان کو تفصیلی چٹھی بھی لکھی۔ اُمید ہے۔ کہ ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ صاحب اس کے متعلق باضابطہ تحقیق فرمائینگے

۲۳ رمئی کو مجھے ریلوے کے ایک اعلےٰ افسر سے ملنے کا موقعہ ملا۔ اُن سے گفتگو کرنے پر معلوم ہُوا۔ کہ بٹالہ کے ریلوے سٹاف نے محولہ بالا شکایت کے مقابلہ میں اپنی برأت ثابت کرنے کے لئے جماعت احمدیہ پر یہ الزام عائد کیا ہے۔ کہ اس کے افراد اکثر بلا ٹکٹ سفر کرتے ہیں۔ اور زیادہ سامان بلا بک کرائے لے جاتے ہیں۔ چونکہ ان کو پکڑا جاتا ہے اسلئے موجودہ شکایت سٹاف کے خلاف کی گئی ہے۔ مگر جماعت کے خلاف یہ الزام غلط ہے اس وقت تک ہماری جماعت اس بات میں خاص طور پر نیک نام ہے۔ کہ اس کے افراد بلا ٹکٹ سفر نہیں کرتے۔ اور نہ دوسرے قواعد کو توڑتے ہیں۔ جیسا کہ ہمارے سالانہ اجتماعوں کے وقت ریلوے حکام کو تجربتاً بار بار ثابت ہو چکا ہے۔

میرے فرائض میں سے یہ فرض بھی ہے۔ کہ میں قادیان سفر کرنے والوں کی نگرانی رکھوں۔ کہ کوئی احمدی ریلوے قواعد کی خلاف ورزی تو نہیں کرتا۔ چنانچہ اسکی نگرانی کیلئے

خاص طور پر ایک کارکن مقرر ہے۔ اس نگرانی کے نتیجہ میں مَیں باوثوق کہہ سکتا ہوں۔ کہ بٹالہ کے ریلوے سٹاف کا عائد کردہ الزام غلط ہے۔ اور اس نے اپنے خلاف الزام پر پردہ پوشی کیلئے الزام تراشی کا طریقہ اختیار کیا ہے۔

مَیں نے اس اعلان کے ذریعہ احباب کو صورت حال سے اس لئے آگاہ کیا ہے کہ وہ مزید احتیاط سے کام لیں۔ یعنی سامان کے وزن کے متعلق محض اندازہ پر اکتفاء نہ کیا کریں۔ بلکہ اس کا وزن کرا کر تسلی کر لیا کریں۔ کہ وہ مقرر کردہ اندازہ سے زیادہ تو نہیں۔ مقامی کارکنوں کا فرض ہے۔ کہ میرا یہ اعلان مساجد میں بار بار پڑھ کر سنائیں تا کوئی احمدی بے خبر نہ رہے۔ اس اعلان کے بعد اگر کوئی احمدی زیر الزام آیا۔ تو نظام سلسلہ کے ماتحت بھی اس سے بازپرس کی جائیگی۔ ایسے افراد جماعت احمدیہ کے دشمن ہیں۔ جو معمولی سے فائدہ کیلئے سلسلہ کے وقار کو صدمہ پہنچاتے ہیں۔ ناظر امور عامہ قادیان

ضروری تصحیح!

۲ر جون ۱۹۴۲ء کے پرچہ میں میرا جو مضمون "مولوی محمد علی صاحب کے سوالات کے جواب" کے عنوان سے شائع ہؤا ہے۔ اس میں سہو کتابت سے صفحہ ۵ کالم ۲ کی سطر ۲۵ میں ماوّل کی جگہ عادل اور کالم ۳ کی سطر ۱۶ میں "خلیفۂ قادیان" کے الفاظ کے آگے "کہ" کی بجائے "کے"۔ اور اسی صفحہ کے آخری کالم کی سطر ۸ میں "انبیائے سابقین" کی بجائے "انبیاء کے مخالفین" کے الفاظ چھپ گئے ہیں۔ احباب اصلاح کریں۔ "قاضی محمد نذیر لائل پوری"

ایک ضروری استصواب

کچھ عرصہ قبل تک دفتر ہٰذا کا دستور تھا۔ کہ وی۔پی ہر ماہ پہلے ہفتہ کے آخر میں احباب کی خدمت میں بھیجے جاتے تھے۔ لیکن اس ماہ سے ہم نے اس خیال سے کہ ملازم پیشہ اصحاب کو تنخواہ بالعموم مہینہ کے ابتدائی ایام میں مل جاتی ہے اور انہیں ان ایام میں وی۔پی وصول کرنے میں سہولت ہوتی ہے یہ دستور بدل دیا۔ اور یہ طریق اختیار کیا۔ کہ وی۔پی یکم تاریخ کو ارسال کئے جایا کریں۔ تا ان تک مہینہ کے ابتدائی ایام میں ہی پہنچ جائیں۔ اس پر تین دوستوں نے بذریعہ خطوط ہمیں مشورہ دیا۔ کہ پہلا دستور ہی بہتر ہے۔ اس لئے کہ جو خریدار بذریعہ منی آرڈر رقم ارسال کرنا چاہیں۔ وہ کسی مہینہ کی پہلی تاریخ سے قبل ارسال نہیں کر سکتے ان کو ادائیگی چندہ کیلئے مہینہ کے پہلے ہفتہ کے آخر تک مہلت ملنی چاہیئے۔ اور اس کے بعد وی۔پی ارسال کرنے چاہئیں۔ اس بارے میں اگر اور احباب بھی اپنے مشوروں سے ہمیں آگاہ فرما سکیں تو عین مہربانی ہوگی۔ ہمارا نقطۂ نگاہ اس ضمن میں یہ ہے۔ کہ ادائیگی چندہ میں باقاعدگی کے اصول کو برقرار رکھتے ہوئے دوستوں کو زیادہ سے زیادہ سہولت مہیا کریں۔

خاکسار منیجر "الفضل"

نہایت باموقعہ قطعات برائے مکانات فروخت ہو رہے ہیں

محلہ دارالبرکات شرقی قادیان میں تقریباً ۳۶ قطعات کیلئے باقاعدہ نقشہ تجویز کر کے انجمن سے منظوری حاصل کی گئی ہے۔ ہر چار کنال کے گرد ۳۰-۲۰ فٹ کی سڑکیں چھوڑی گئی ہیں۔ اور جنوب میں محلہ دارالانوار کی حد اتصال پر ۳۰ فٹ کی بڑی سڑک رکھی گئی ہے۔ شہر اور ریلوے اسٹیشن سے تقریباً پانچ پانچ منٹ کا فاصلہ ہے۔ بڑی سڑک پر ۴۵۰ روپے اور اندرون محلہ میں ۴۰۰ روپے فی کنال قیمت مقرر ہوئی ہے۔ جو دوست بااقساط خریدنا چاہیں وہ بیس روپیہ ماہوار فی کنال کے حساب سے ۵۰۰ اور ۴۵۰ روپے علی الترتیب فی کنال پر خرید سکتے ہیں۔ المشتہر ان مالک و سرپرست چوہدری شیخ محمد صاحب ایل ایم۔ اے قادیان

سکرٹری فروخت:۔ قاضی عبدالرحیم بھٹی اوورسیر قادیان۔

احباب سے ضروری گذارش

ہم نے حسب اعلانات سابقہ یکم جون کو وی۔پی ارسال کر دیئے ہیں۔ اب وی۔پی رد کرنے کے متعلق کسی اطلاع کی تعمیل نہیں ہو سکیگی۔ احباب سے گذارش ہے کہ وی۔پی وصول فرما کر ممنون فرما دیں۔ جن اصحاب نے وی۔پی رکوا کر چندہ کی ادائیگی کا وعدہ فرمایا ہے۔ وہ براہ کرم بہت جلد رقم ارسال فرما دیں۔ احباب کو معلوم ہے۔ کہ کاغذ وغیرہ کی سخت گرانی کے باعث ہمیں سخت مشکلات درپیش ہیں۔ اس لئے ہمیں۔ یقین ہے۔ کہ وہ ہماری مشکلات کا احساس فرماتے ہوئے چندہ کی ادائیگی میں تامل نہ فرمائیں گے۔ نیز اس دفعہ کوئی دوست بھی ایسا نہ ہوگا جو وی۔پی واپس کر کے دفتر کے نقصان کا موجب ہو۔

خاکسار "منیجر"

داخلہ طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں نئے طلباء کا داخلہ ۱۵ر جولائی ۱۹۴۲ء سے ۲۵ر جولائی ۱۹۴۲ء تک ہوگا۔ درخواست داخلہ ۷ر جولائی ۱۹۴۲ء تک پرنسپل طبیہ کالج کے دفتر میں پہنچ جانی چاہیئے۔ اور دفتر کی جانب سے مقرر کی ہوئی تاریخ پر امیدوار کو معہ اسناد حاضر ہونا چاہیئے۔ تعداد مقررہ کے پورا ہو جانے کے بعد کسی طالب علم کا داخلہ نہ کیا جائیگا۔ قواعد داخلہ مفت طلب کئے جا سکتے ہیں۔ عطاء اللہ بٹ ایم ڈی پرنسپل

ایک باموقعہ مکان قابل فروخت

ایک مکان جو محلہ دارالعلوم میں جامعہ احمدیہ کے قریب واقع ہے قابل فروخت ہے۔ مکان ایک کنال زمین پر تعمیر شدہ ہے۔ تین کمرے، رہائشی ایک باورچی خانہ ایک ڈیوڑھی و سٹور روم۔ نلکہ۔ دو برآمدے۔ مکان کے شمال مغرب میں $\frac{15}{20}$ فٹ چوڑی سڑکیں ہیں۔ قیمت کا تصفیہ مجھ سے بالمشافہ یا بذریعہ خط و کتابت کیا جائے۔

خاکسار مرزا نذیر علی ٹھیکیدار بھٹہ قادیان

اگر آپ کے لئے

دہلی سے لاہور تک سفر کرنا ضروری ہے

تو

اُن گاڑیوں میں جو ۱۵-۵ بعد دوپہر اور ۱۰-۸ بعد دوپہر روانہ ہوتی ہیں۔

زیادہ گنجائش مل سکتی ہے

بہ نسبت

اس گاڑی کے جو ۱۵-۹ بعد دوپہر چلتی ہے

سفر صرف اشد ضرورت کے پیش نظر کریں

نارتھ ویسٹرن ریلوے

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

چنکنگ ۳۱ مئی۔ صوبہ ہوپئی کے جنوب اور شنٹنگ کے مغرب میں جاپانی پچھلے چند دنوں سے فوجیں اکٹھی کر رہے تھے۔ چنانچہ گیارہ روز سرحدوں پر چینی فوجیں ان سے لڑتی رہیں۔ اور چھ ہزار جاپانی سپاہی ہلاک کر دیئے۔ باقی سرحدوں سے جاپانی پیچھے ہٹ گئے ہیں۔ چینی ہائی کمانڈ نے اعلان کیا ہے کہ دریائے فیوکن کے زیریں حصہ میں جاپانیوں نے کئی ٹرانسپورٹ جہاز غرق کر دیئے۔ ہوپئی کے مشرقی اور مغربی حصہ میں لڑنیوالی چینی فوجیں ریلوے لائن کے ساتھ ساتھ پیش قدمی کر رہی ہیں۔ اور انہوں نے ایک بڑے ریلوے سٹیشن پر قبضہ کر لیا۔ کل اٹھارہ جاپانی طیاروں نے صوبہ کیانگسی کے صدر مقام نیکوین پر بم باری کی۔

قاہرہ ۳۱ مئی۔ برطانی ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ کل کنگ برج کے رقبہ میں گھمسان کی جنگ ہوتی رہی۔ دشمن ہماری بری سرنگوں کے رقبہ میں شگاف کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ چار روز میں لیبیا کی جنگ نازک مرحلہ میں داخل ہو گئی ہے۔ محوریوں کو بھاری نقصان ہو رہا ہے۔ جرمنوں کی جو ٹینکوں والی فوج غزالہ کی لائن کے عقب میں ساحل کی طرف بڑھنا چاہتی تھی اُسے پسپا کر دیا گیا ہے۔ طبروق کی طرف بڑھنے سے بھی دشمن کو روک دیا گیا ہے۔ چند ٹینک دستے طبروق اور غزالہ کی سڑک پر آپہنچے تھے۔ مگر انہیں پسپا کر دیا گیا۔ اور وہ اپنی بڑی فوج سے جا ملے ہیں۔ دشمن کو اسلحہ کی بہم رسانی میں سخت مشکلات کا سامنا ہو رہا ہے۔ ساحلی رقبہ میں شدید آندھیاں چل رہی ہیں۔ اور انکی وجہ سے ہماری آرمرڈ فوجوں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ دشمن کے پروگرام کے متعلق فی الحال قیاس آرائی نہیں کی جا سکتی۔ جنرل آکن لک نے اپنی فوجوں کے نام ایک پیغام میں کہا ہے۔ کہ دشمن کی گردن پر سوار رہو۔ اور اُسے آرام نہ لینے دو۔ اب تک تم نے جو کچھ کیا۔ بہت اچھا کیا ہے۔

برلن ۳۱ مئی۔ ہٹلر نے کل دس ہزار جرمن فوجی افسروں کے سامنے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ جرمن قوم کی قسمت کا انحصار میدان جنگ میں آپ لوگوں کی بہادری اور شجاعت پر ہے۔ جرمنی کی قسمت آپ کے حوالہ ہے۔

لنڈن ۳۱ مئی۔ یونان میں جرمنوں نے راشننگ سسٹم جاری کر دیا ہے۔ اشیائے خورد و نوش لوٹ کر لے گئے ہیں۔ اب وہاں لوگ بھوکوں مرنے لگے ہیں۔ اور حالات روز بروز خراب ہو رہے ہیں۔

روم ۳۱ مئی۔ کاؤنٹ چیانو نے آج اطالویوں کے سامنے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا کہ جرمنی اور اٹلی ایک سال پہلے ہی رُوس پر حملہ کرنا چاہتے تھے۔ کیونکہ فن لینڈ اور ریاستہائے بالٹک میں رُوس کی دخل اندازی سے انہیں یہ ڈر تھا۔ کہ وہ کسی وقت جرمنی پر حملہ نہ کر دے۔

ملبورن ۳۱ مئی۔ آسٹریلیا کے وزیر بحر نے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ اس سال جرمنی میں عوام میں بغاوت کی آگ بھڑک اٹھے گی۔ اور اس سال کے آخر میں صورت حالات ہمارے حق میں ہو جائے گی۔ تاہم آپ نے لوگوں کو انتباہ کیا۔ کہ وہ زیادہ خوش فہمی میں مبتلا نہ ہوں۔

واشنگٹن ۳۱ مئی۔ مشہور موٹر ساز کارخانہ فورڈ نے ایسا انتظام کیا ہے۔ کہ ہر گھنٹہ کے بعد ایک مکمل ہوائی جہاز تیار ہو سکے۔

پراگ ۳۱ مئی۔ چیک گورنمنٹ کی طرف سے ریڈیو پر اعلان کیا گیا ہے کہ ہیڈرک پر حملہ کرنیوالوں کی گرفتاری میں مدد کرنیوالوں کو دو کروڑ کراؤن انعام دیا جائیگا۔ پہلے ایک کروڑ کا اعلان کیا گیا تھا۔ چیک گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ اس حملہ کے نتائج بہت خطرناک ہوں گے۔ اسوقت جو شخص بھی انگلستان اور اسکے دوستوں کا دوست ہے وہ چیک قوم کا دشمن ہے۔

لنڈن ۳۱ مئی۔ ناروے کی فیکٹریوں اور کارخانوں کے ۳۰ فیصدی کاریگروں کو جبراً جرمن کارخانوں کے لئے بھرتی کیا جائیگا۔ انکے ۳ گروپ بنائے جائینگے۔ ایک کو جرمنی بھیجا جائیگا۔ دُوسرا ناروے میں قلعہ بندیاں تعمیر کرے گا۔ اور تیسرا مغربی ناروے میں حفاظتی چوکیاں بنائے گا۔

لنڈن ۳۱ مئی۔ پراگ ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے کہ ہیڈرک پر حملے کے باعث آج مزید ۴۴ مردوں اور عورتوں کو اس جرم میں گولی کا نشانہ بنا دیا گیا۔ کہ انہوں نے اس حملہ کے بعد اپنے نام رجسٹر نہیں کرائے تھے یا ان لوگوں کو پناہ دی تھی۔ جنہوں نے اپنے نام رجسٹر نہ کرائے تھے۔

واردھا ۳۱ مئی۔ گاندھی جی نے ایک مضمون میں لکھا ہے کہ مسٹر راجگوپال اچاریہ گو نیک نیت ہیں۔ مگر غنڈہ گردی ان کا جواب نہیں۔ ان کی باتوں کو صبر اور ادب کے ساتھ سننا چاہیئے۔ راجہ جی کا طریق کار ہمیں اندھی گلی کی طرف لے جائیگا۔ وہ پاکستان کے حامی نہیں۔ اور جو مسلمان ایسا سمجھتے ہیں۔ وہ غلطی پر ہیں۔

کوئمبٹور ۳۱ مئی۔ مسٹر اچاریہ نے یہاں ایک تقریر میں کہا کہ سر کرپس سے ہندوستانی لیڈروں کی بات چیت ڈیفنس کے معاملہ پر ختم نہیں ہوئی تھی۔ بلکہ اسکی وجوہ اور تھیں۔ ڈیفنس میں ہندوستانیوں کو ذمہ وارانہ حصہ دینے پر تو حکومت آمادہ ہو گئی تھی آپ نے کہا۔ اگر ہم متحد ہو جائیں تو ۲۴ گھنٹہ کے اندر اندر آزادی حاصل ہو سکتی ہے۔ جلسہ میں آپ کو ہار پہنائے گئے۔

لنڈن ۳۱ مئی۔ گذشتہ شب جرمنی پر برطانی ہوائی جہازوں کے زبردست حملہ پر مسٹر چرچل نے ایر آفیسر کمانڈنگ انچیف کو مبارکباد کا تار ارسال کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اس سے برطانیہ کی فضائی قوت کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

لائلپور ۳۱ مئی۔ چوہدری ہنسراج صاحب ایڈووکیٹ جو پنجاب کے زمینوں کے متعلق قوانین کے خلاف فیڈرل کورٹ میں اپیل کی تیاری اور نگرانی پر مامور تھے۔ ایک بیان میں سر چھوٹو رام کے اس خیال کی تردید کی ہے کہ فیڈرل کورٹ کے فیصلہ کا رجحان گورنمنٹ کے حق میں ہے۔ اور لکھا ہے کہ فیڈرل کورٹ کا فیصلہ غیر زراعت پیشہ لوگوں کے حق میں ہے۔ اور ایچیسن ہائیکورٹ کے فیصلہ میں بنیادی طور پر کوئی فرق نہیں۔ فیڈرل کورٹ کے فیصلہ نے واضح کر دیا ہے کہ بینامی ایکٹ غیر آئینی اور ناقابل نفاذ ہے۔

قاہرہ یکم جون۔ قاہرہ کا ایک اعلان مظہر ہے کہ افریقہ کی جرمن فوج کا کمانڈر ہمارا قیدی ہے۔ انگریزی ہوائی جہاز اٹلی کی رسد کی چھاؤنیوں پر حملے کر رہے ہیں اور کافی نقصان پہنچا رہے ہیں۔

لنڈن یکم جون۔ کولون پر ایکہزار انگریزی ہوائی جہازوں نے جو حملہ کیا۔ اس میں شاندار کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ آج بھی ایک قافلہ رودبار سے گزرتا ہوا دیکھا گیا۔ ابھی اس کے متعلق کوئی خبر معلوم نہیں ہوئی۔ کل کے حملہ کے متعلق یہ بات خاص طور سے قابل ذکر ہے کہ ہمارے ہوائی جہازوں نے صرف ۱½ گھنٹہ میں اپنا کام ختم کر لیا۔ اور اس کثرت سے بم گرائے۔ کہ گویا بموں کی جھڑی بندھ گئی۔

لنڈن یکم جون۔ خارکوف کے علاقہ میں ازیوم میں لڑائی بہت زور کی ہو رہی ہے کالینن میں بھی لڑائی کا زور ہے۔ جہاں جرمن ٹینکوں نے حملہ کر دیا۔ روسیوں نے اس حملہ کو روک کر خود حملہ کر دیا۔ اور کئی گاؤں پر قبضہ کر لیا۔

لنڈن یکم جون۔ آسٹریلیا کی بندرگاہ سڈنی پر ایک جاپانی غوطہ خور نے حملہ کیا۔ مگر اسکو منہ توڑ جواب دیا گیا۔ یہ حملہ بالکل ناکام رہا۔ دشمن ایک چھوٹے سے جہاز کو جو فوجی کام کا نہ تھا۔ معمولی نقصان پہنچا سکا۔

دہلی۔ یکم جون۔ انگریزی جہازوں نے برما میں دشمن کے فوجی مقامات پر حملے کئے۔

دہلی۔ یکم جون۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ جاپانی چینیوں کے مقابلہ میں زہریلی گیس استعمال کر رہے ہیں۔

کراچی ۳۱ مئی۔ حُر ابھی تک بعض علاقوں میں شرارت کر رہے ہیں۔ اور ڈاکے ڈال رہے ہیں ایک گاؤں پر حملہ کر کے ان لوگوں نے مولویوں کو قتل کر دیا۔ اور ان کا مال اسباب لوٹ لیا۔ سندھ گورنمنٹ نے تمام حُر لیڈروں کو گرفتار کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ پیر پگارڈو کے خلیفہ اور اسکے لڑکے کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

بمبئی ۳۱ مئی۔ ملاپ کے نامہ نگار کا بیان ہے، کہ مسٹر راجگوپال اچاریہ نے اپنے ایک مسلمان دوست کے ذریعہ مسٹر جناح سے ملاقات کی خواہش ظاہر کی۔ مگر مسٹر جناح نے اس بناء پر انکار کر دیا کہ مسٹر اچاریہ سے ملاقات کا فائدہ کیا۔ جب وہ نہ ہندوؤں کے لیڈر ہیں اور نہ کانگرس کے۔

کلکتہ ۳۱ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر فضل الحق اپنی پارٹی کے فیصلہ کے مطابق گورنر بنگال سے یہ مطالبہ کرنیوالے ہیں کہ وہ تمام جنگی اور سیاسی قیدی رہا کر دیئے جائیں جو عوام میں حفاظت خود اختیاری کا جذبہ پیدا کرنے کا یقین دلائیں۔

میکسیکو ۳۱ مئی۔ چیمبر آف ڈپٹیز محوری ممالک کے خلاف اعلان جنگ کی تصدیق کر چکا ہے۔ اب سینٹ نے بھی اس اعلان کی تصدیق کر دی ہے یہ گیارھویں امریکن سٹیٹ ہے۔ جس نے محوریوں کے خلاف جنگ کا اعلان کیا ہے۔ میکسیکو میں محوری آبدوزوں کے خلاف اقدام میں اس سے بہت مدد ملے گی۔

وشی ۳۱ مئی۔ گورنمنٹ کی حامی جماعتوں کے لیڈروں کے سامنے تقریر کرتے ہوئے موسیو لاوال نے کہا۔ کہ جو ممالک کل کے یورپ میں نمایاں جگہ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ انہیں آج جدوجہد کرنی چاہیئے۔ اور فرانس کیلئے ایسا کرنا اور بھی ضروری ہے۔ کیونکہ اس نے اپنے مستقبل کو تعمیر کرنا ہے۔

(عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی)